مولانا محمد اکرم مدنی
(مدرس جامعہ سلفیہ)

گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انجام

﴿انا اعطینک الکوثر ٥ فصل لربک وانحر ٥ ان شانئک ھوالابتر﴾

ترجمہ: ''یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے۔ پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور جڑ کٹا ہے۔''

تفسیر: کوثر۔ کثرت سے ہے۔ اس کے کئی معانی بیان کیے گئے ہیں۔ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ''خیر کثیر'' کے مفہوم کو ترجیح دی ہے۔ کیونکہ اس میں ایسا عموم ہے کہ جس میں دوسرے معانی بھی آ جاتے ہیں۔ مثلاً صحیح احادیث میں بتایا گیا ہے کہ اس سے ایک نہر مراد ہے جو جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی جائے گی۔ اسی طرح بعض احادیث میں اس کا مصداق حوض بتلایا گیا ہے۔ جس سے اہل ایمان جنت میں جانے سے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے پانی پیئیں گے۔ اس حوض میں بھی پانی اسی جنت والی نہر سے آ رہا ہوگا۔ اسی طرح دنیا کی فتوحات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع ودوام ذکر اور آخرت کا اجر وثواب سب ہی چیزیں خیر کثیر میں آ جاتی ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

قولہ: ﴿فصل لربک وانحر﴾ یعنی تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ جن حالات میں پ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز اور قربانی کا حکم دیا گیا' ان پر اگر غور کیا جائے تو اس کا مطلب صریحاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تمہارے رب نے تم کو اتنی خیر کثیر اور عظیم بھلائیاں عطا کی ہیں' تو تم اسی کے لیے نماز پڑھو اور اسی کے لیے قربانی کرو۔ یہ حکم اس ماحول میں دیا گیا تھا۔ جب مشرکین قریش ہی نہیں تمام عرب کے مشرکین اور دنیا بھر کے مشرکین اپنے خودساختہ معبودوں کی عبادت کرتے تھے اور انہی کے آستانوں پر قربانیاں چڑھاتے تھے۔ پس حکم کا منشاء ہے کہ مشرکین کے برعکس تم اپنے اسی رویے پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو کہ تمہاری نماز بھی اللہ ہی کے لیے ہو اور قربانی بھی اسی کے لیے۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا:

﴿قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین. لا شریک له وبذلک امرت وانا اول المسلمین﴾ (الانعام:١٦٢) اے نبی کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا مرنا اور جینا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں' اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے سرِ اطاعت جھکانے والا ہوں۔ اللہ رب العزت کے عظیم انعام و احسان کی خوشخبری کے بعد اس کے شکرانہ کے طور پر آپ کو نماز اور قربانی جیسی اہم ترین عبادات کا حکم دیا گیا ہے۔

قولہ: ﴿ان شانئک ھو الابتر﴾ شانی شنء سے ہے۔ جس کے معنی ایسے بغض اور ایسی عداوت کے ہیں' جس کی بناء پر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ساتھ بدسلوکی کرنے لگے۔ قرآن مجید میں دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے ﴿ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا﴾ (المائدہ) اور اے مسلمانو! کسی گروہ کی عداوت تمہیں اس زیادتی پر آمادہ نہ کرنے پائے کہ تم انصاف نہ کرو۔ پس شانئک سے مراد ہر وہ شخص ہے' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی اور عداوت میں ایسا اندھا ہو گیا ہو کہ آپ کو عیب لگاتا ہو اور آپکے خلاف بدگوئی کرتا ہو۔ آپ کی توھین کرتا ہو اور آپ پر طرح طرح کی باتیں چھانٹ کر اپنے دل کا غبار نکالتا ہو۔

ھو الابتر یعنی آپکا دشمن ہی ابتر ہے۔ ابتر۔ کا لفظ بتر سے ماخوذ ہے جسکے معنی کاٹنے کے ہیں۔ مگر محاورے میں یہ بہت وسیع معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ حدیث میں نماز کی اس رکعت جس کے ساتھ کوئی دوسری رکعت نہ پڑھی جائے بتیراء کہا گیا ہے' یعنی اکیلی رکعت۔ ایک اور حدیث میں ہے ﴿کل امر ذی بال لا یبدء فیه بحمدلله فھو ابتر﴾ ہر وہ کام جو کوئی اہمیت رکھتا ہو' اللہ کی حمد کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ ابتر ہے' یعنی اس کی جڑ کٹی ہوئی ہے۔ ذرائع ووسائل سے محروم ہونے والا بھی ابتر کہلاتا ہے۔ جس شخص کے لیے کسی خیر اور بھلائی کی توقع نہ رہی ہو اور جس کی کامیابی کی تمام امیدیں منقطع ہو گئی ہوں' وہ بھی ابتر ہے۔ جو آدمی اپنے کنبے اور اعوان وانصار سے کٹ کر اکیلا رہ گیا ہو' وہ بھی ابتر ہے۔ جس کی کوئی اولادِ نرینہ نہ ہو' یا مر گئی ہو اس کے لیے بھی ابتر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے پیچھے اس کا کوئی نام لیوا باقی نہیں رہتا اور مرنے کے بعد وہ بے نام ونشان رہ جاتا ہے۔ قریب قریب ان سب معنوں میں کفار قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہتے تھے۔

جیسا کہ تفسیری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے قاسم اور عبداللہ کی وفات پر عاص بن وائل نے کہا کہ ان کی نسل ختم ہو گئی' اب وہ ابتر ہیں۔ یعنی ان کی جڑ کٹ گئی۔ بعض روایات میں یہ اضافہ ہے کہ عاص نے کہا ﴿ان محمد ابتر لا ابن له یقوم مقامه بعده فاذا مات انقطع ذکره واسترحتم منه﴾ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابتر ہیں (نعوذ باللہ) ان کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ جو ان کا قائم مقام بنے۔ جب وہ مر جائیں گے تو ان کا نام دنیا سے مٹ جائے گا اور تم ان سے آرام پا جاؤ گے۔ عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس کی جو روایت نقل کی ہے' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے عبداللہ کی وفات پر ابوجہل نے بھی ایسی ہی باتیں کہی تھیں۔ شمر بن عطیہ سے ابن ابی حاتم کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غم پر خوشی مناتے ہوئے ایسے ہی کمینہ پن کا مظاہرہ عقبہ بن ابی معیط نے کیا تھا۔ حضرت عطاء کہتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صاحبزادے کا انتقال ہوا' تو حضور کا اپنا چچا ابولہب دوڑا ہوا مشرکین کے پاس گیا اور ان کو یہ خوشخبری دی کہ ﴿بتر محمد اللیلة﴾ کہ آج رات محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا اولاد ہو گئے' یا ان کی جڑ کٹ گئی۔

مذکورہ بالا تمام دشمنانِ اسلام کی حوصلہ شکن باتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ کوثر حضور علیہ السلام پر نازل فرمائی اور اس کی آخری مشہور ترین آیت میں وہ خوشخبری دی' جس سے بڑی خوشخبری دنیا کے کسی انسان کو کبھی نہیں دی گئی اور ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی سنا دیا کہ آپ کی مخالفت کرنے والوں ہی کی جڑ کٹ جائے گی اور ہمیشہ کے لیے وہ خائب وخاسر اور ذلیل ورسوا ہوں گے۔ یہ فیصلہ دورِ نبوی تک محدود نہیں' بلکہ قیامت تک ہے۔ جو بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور بے حرمتی اور گستاخی کرنے کی ناپاک جسارت کرے گا تو وہ ہمیشہ کے لیے دنیا میں ذلیل ورسوا ہوگا۔ اسے کبھی عزت کی موت نہیں آئی اور نہ ہی آئے گی۔ ان شاء اللہ

ہمارا یقین ہے کہ جس طرح ابولہب' ابوجہل اور دیگر گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انجام اچھا نہ ہوا' اس طرح آج بھی جنہوں نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے توہین آمیز خاکے شائع کیے' ان کا انجام بھی کبھی بہتر نہیں ہوگا۔